REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۶ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ نئے پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۸ ظہور ۱۳۴۰ ہش | ۱۸ اگست ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۶ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بہتر رہی البتہ رات کچھ بے چینی رہی۔ صبح سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور بھارت کی خوشحالی و استحکام کیلئے باہمی دوستی انتہائی ضروری ہے

پنڈت نہرو اور ان کے رفقا تدبر کا ثبوت نہیں دے رہے۔ صدر ایوب کا اعلان

زیارت ۱۷ اگست۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ایک بار پھر کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی خوشحالی و استحکام کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اشد ضروری ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے دوسرے ساتھی تدبر کا ثبوت نہیں دے رہے ہیں۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل صبح یہاں ضلع سبی اور زیارت کی بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا اگر میں بھارت میں ہوتا تو پاکستان نے دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے اسے ضرور قبول کرتا۔ ہم بڑی طاقتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ہماری خوشحالی و استحکام کا انحصار ہماری دوستی پر ہے۔

صدر ایوب خاں نے افغانستان کے حکمران خاندان یحییٰ خیلوں کے غیر اسلامی رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اس رویہ سے خود انہی کو نقصان پہونچے گا۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا کہ پاکستان ایران اور افغانستان کے درمیان گہرے تعلقات ہونے چاہئیں۔ اگر ان چھوٹے ملکوں نے باہمی دوستی کی اہمیت کو نہ سمجھا تو وہ بڑی طاقتوں کے درمیان پس کر رہ جائیں گے۔

کشمیر کا مسئلہ

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر مملکت نے اعلان کیا کہ پاکستان اپنے ہمسایہ ملکوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ اور اس مقصد کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا ہے۔ صدر ایوب نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر تنازعہ کشمیر کا فیصلہ ہو جائے تو ہمارے بھارت کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہو سکتے ہیں۔ یہ کام بھارت کے لئے بڑا آسان ہے۔ بھارت نے صرف اتنا کرنا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو آزاد و غیر جانبدار ماحول میں اپنے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

صدر ایوب نے اعلان کیا کہ کشمیر کا سوال مغربی پاکستان کے لئے زندگی و موت کا مسئلہ ہے۔ آپ نے کہا پاکستان اس وقت تک اس تنازعہ کو سلجھانے کی کوشش ترک نہیں کرے گا جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق وفات پاگئے

کراچی ۱۷ اگست۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق تین ماہ کی طویل علالت کے بعد کل صبح ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر جنرل ہسپتال کراچی میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۹۳ برس تھی۔ مولوی عبدالحق کے جسد خاکی کو آپ کی وصیت کے مطابق اردو کالج کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ کل تیسرے پہر میونسپل گراؤنڈ میں مولانا احتشام الحق نے پڑھائی تھی۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے انتقال پر ملک بھر میں غم و رنج کا اظہار کیا گیا ہے۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا کہ مولوی عبدالحق کی وفات ایک عظیم قومی نقصان ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ اگست بوقت ۱۰ بجے شب بذریعہ فون۔ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ بخار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ غنودگی اور کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۷ اگست۔ گزشتہ شب یہاں ایک بجے کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی جس کے ساتھ تیز آندھی بھی تھی۔ بارش یکساں رفتار سے ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد تین بجے شب تک ہلکی بارش ہوتی رہی۔

اس علاقہ میں طویل خشک سالی اور شدید گرمی کے بعد یہ پہلی بارش ہے جس کا موسم پر خوشگوار اثر پڑا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بخیر و عافیت نیویارک پہنچ گئے

آپ امریکہ کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرما رہے ہیں

نیویارک (بذریعہ تار) مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب انچارج امریکہ مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بخیریت نیویارک پہونچ چکے ہیں الحمد للہ۔ اب آپ امریکہ کے مختلف مشنوں کا معائنہ فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حامی و ناصر ہو۔ آپ خیر و عافیت کے ساتھ وہاں رہیں اور صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نیا داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں۔ بارھویں (پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ اور ہیومینیٹی گروپس) نیز بی۔ اے بی۔ ایس سی فرسٹ اور سیکنڈ ایر میں داخلہ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کیا جائے گا۔

انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے بی۔ ایس سی میں فیل شدہ طلباء کا داخلہ بھی انہی دنوں میں ہوگا۔ بی۔ اے اولڈ کورس کے لئے سپیشل کلاس کا انتظام ہے۔ دیگر کالجوں کے ایسے طلباء جو صرف ایک مضمون میں فیل ہوں داخل کر لئے جائیں گے۔ پراسپیکٹس اور فارم داخلہ کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ (پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۱ء

الامام المہدی کا تصور

الامام المہدی کے متعلق ایک عالم دین کہلانے والے اپنی تصنیف تجدید احیائے دین میں فرماتے ہیں :۔

"تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے قریب تھا کہ عمر بن عبدالعزیز اس منصب پر فائز ہو جاتے۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبے یا چند شعبوں ہی میں کام کیا۔ مجدد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے۔ مگر عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے اور دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا "لیڈر" پیدا ہو خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو اسی کا نام الامام المہدی ہے جس کے بارے میں صاف پیشگوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں۔

آج کل لوگ نادانی کی وجہ سے اس نام کو سنکر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ ان کو شکایت ہے کہ کسی آنے والے مرد کامل کے انتظار نے جاہل مسلمانوں کے قوائے عمل کو سرد کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ جس حقیقت کا غلط مفہوم لیکر جاہل لوگ بے عمل ہو جائیں۔ وہ سرے سے حقیقت ہی نہ ہونی چاہیئے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ تمام مذہبی قوموں میں کسی "مردے از غیب" کی آمد کا عقیدہ پایا جاتا ہے لہٰذا یہ محض ایک وہم ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح پچھلے انبیاء نے بھی اپنی قوموں کو یہ خوشخبری دی ہو۔ کہ نوع انسان کی دنیوی زندگی ختم ہونے سے پہلے ایک دفعہ اسلام ساری دنیا کا دین بنے گا۔ اور انسان کے بنائے ہوئے سارے "ازموں" کی ناکامی کے بعد آخر کار تباہیوں کا مارا ہوا انسان اس "اِزم" کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو گا۔ جسے خدا نے بنایا ہے اور یہ نعمت انسان کو ایک ایسے عظیم الشان لیڈر کی بدولت نصیب ہو گی۔ جو انبیاء کے طریقہ پر کام کر کے اسلام کو اس کی صحیح صورت میں پوری طرح نافذ کر دیگا تو آخر اس میں وہم کی کونسی بات ہے؟ بہت ممکن ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کلام سے نکل کر یہ چیز دنیا کی دوسری قوموں میں بھی پھیلی ہو۔ اور جہالت نے اس کی روح نکال کر اوہام کے لبادے اس کے گرد لپیٹ دیئے ہوں۔"

(تجدید احیائے دین ملا۳ و ۳۲)

چونکہ یہ عالم دین تعلق باللہ کا کوئی ذاتی تجربہ نہیں رکھتے۔ اور نہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے وہ اس بات کو نہیں مانتے کہ الامام المہدی کو اللہ تعالےٰ خود مبعوث کریگا اور اس کی مدد اسی طرح کرے گا۔ جس طرح وہ انبیاء علیہم السلام کی کرتا رہا ہے اور نہ وہ یہ مانتے ہیں کہ وہ مکالمہ مخاطبہ سے اسی طرح سرفراز ہو گا جس طرح انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں۔ اگرچہ آپ یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے طریق پر کام کرے گا۔ حالانکہ یہ ادنےٰ سا منطقی سوال ہے کہ جب وہ انبیاء علیہم السلام کے طریق پر کام کرے گا۔ تو اس کی پشت و پناہ بھی اللہ تعالےٰ ہی ہونا چاہیئے۔ جس طرح اللہ تو انبیاء علیہم السلام کی پشت و پناہ ہوتا ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام کی کامیابی اللہ تعالےٰ کی براہ راست مدد پر انحصار رکھتی چلی آئی ہے تو الامام المہدی جس سے اسی قسم کی بلکہ انبیاء علیہم السلام سے بھی بڑھ کر (موجودہ زمانہ کے لحاظ سے) کامیابی کی توقع ہے اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر اور اس سے مکالمہ و مخاطبہ کی عدم موجودگی میں کس طرح کام کر سکتا ہے چنانچہ آپ الامام المہدی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا بلکہ شائد اسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہو گی اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہو گا کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاج النبوۃ پر قائم کرنے والا جس کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں نبی کے سوا کسی کا یہ منصب ہی نہیں کہ دعوے سے کام کا آغاز کرے اور نہ نبی کے سوا کسی کو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس خدمت پر مامور ہوا ہے مہدویت دعوے کرنے کی چیز نہیں کر کے دکھا جانے کی چیز ہے۔ اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں۔ اور جو ان پر ایمان لاتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور اپنے ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں۔" (تجدید احیائے دین ملا۳۳)

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

چندہ دینے کا اجر بہت بڑا ہے

الفضل ۹ و ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء میں مندرجہ بالا عنوان سے مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کا ایک مضمون دو قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ اس کی دوسری قسط کے ابتدائی حصہ میں سورۃ نور رکوع ۵ کی جو آیات شائع ہوئی ہیں افسوس ہے کہ ان میں بہت سی کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ آیات اور ان کا متعلقہ حصہ مع ترجمہ دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مومنوں اور منکروں کو ان کے عملوں کے بدلہ میں جو مختلف جزائیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ نور کے پانچویں رکوع میں ان کا ایک نہایت ہی عبرت انگیز مقابلہ پیش کیا ہے۔ مومن اپنے اعمال اعلیٰ درجہ کی روشنی اور بصیرت کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جہیّا کی جاتی ہے۔ ان کے کام عقل کے مطابق ہوتے ہیں ایک ترتیب سے سرانجام پاتے ہیں اور یہ مومن اپنے رب کی طرف سے بہترین جزا اور انعام کے وارث بنائے جاتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں منکروں کے اعمال محض دھوکہ کی ٹٹی ہوتے ہیں۔ ان کی حقیقت سراب سے مختلف نہیں ہوتی۔ کسی کو ان کا ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا وہ ایسے اندھیروں میں گھرے رہتے ہیں کہ اپنا ہاتھ بھی سوجھائی نہیں دیتا۔ بھلا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نور سے محروم ہو جائیں۔ انہیں کہاں سے روشنی ملے گی۔

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ط مثل نورہٖ کمشکوٰۃٍ فیہا مصباحٌ ط المصباح فی زجاجۃٍ ط الزجاجۃ کانّہا کوکبٌ دُرّیٌّ یوقد من شجرۃٍ مبٰرکۃٍ زیتونۃٍ لا شرقیّۃٍ و لا غربیّۃٍ یکاد زیتہا یضیٓءُ ولو لم تمسسہ نارٌ ط نورٌ علیٰ نورٍ ط یہدی اللّٰہ لنورہٖ من یشآءُ ط ویضرب اللّٰہ الامثال للنّاس ط واللّٰہ بکلّ شیءٍ علیمٌ ہ فی بیوتٍ اذن اللّٰہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہٗ لا یسبّح لہٗ فیہا بالغدوّ والاٰصال ہ رجالٌ لا تلہیہم تجارۃٌ و لا بیعٌ عن ذکر اللّٰہ واقام الصلوٰۃ وایتآء الزکوٰۃ ص یخافون یوماً تتقلّب فیہ القلوب والابصار ہ لیجزیہم اللّٰہ احسن ما عملوا ویزیدہم من فضلہٖ ط واللّٰہ یرزق من یشآء بغیر حساب ہ والّذین کفروا اعمالہم کسرابٍ بقیعۃٍ یحسبہ الظمآن مآءً ط حتّیٰ اذا جآءہٗ لم یجدہ شیئاً و وجد اللّٰہ عندہٗ فوفّٰہ حسابہٗ ط واللّٰہ سریع الحساب ہ او کظلمٰتٍ فی بحرٍ لجّیٍّ یغشٰہ موجٌ من فوقہٖ موجٌ من فوقہٖ سحابٌ ط ظلمٰتٌ بعضہا فوق بعضٍ ط اذا اخرج یدہٗ لم یکد یرٰہا ط ومن لّم یجعل اللّٰہ لہٗ نوراً فما لہٗ من نورٍ ہ (سورۃ نور رکوع ۵)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ آسمانوں کا بھی نور ہے۔ اور زمین کا بھی۔ اس کے نور کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے ایک طاق ہو اس میں ایک دیا پڑا ہو۔ اور وہ دیا ایک شیشے کے گلوب کے اندر ہو۔ وہ گلوب ایسا چمکدار ہو۔ گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اور وہ چراغ ایک ایسے برکت دینے والے درخت (کے تیل) سے جلایا جا رہا ہو جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو (خود بخود) بھڑک اٹھے۔ نور ہی نور ہے اللہ تعالےٰ جسے چاہے اسے اپنے نور کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے تمام ضروری باتیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے۔ یہ (دیئے) ایسے گھروں میں ہیں جن کے اونچا کئے جانے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دے دیا ہے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے مرد جنکو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کر سکتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے۔ اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دیگا۔ اور انکو اپنے فضل سے اور بھی بڑھائیگا اور اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے (اسکے مقابلہ میں) منکروں کے اعمال اس سراب کی مانند ہیں جو ایک وسیع اور چٹیل میدان میں (دکھائی دیتی) ہے۔ اور جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہے لیکن جب وہ اسکے پاس پہنچتا ہے وہاں اسکا کچھ بھی تو (سراغ) نہیں پاتا۔ البتہ وہاں اللہ تعالےٰ کو موجود پاتا ہے۔ جو (وہیں) اسکا حساب چکا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔ یا (ان منکروں کے اعمال کی کیفیت) ان تاریکیوں جیسی ہوتی ہے۔ جو ایک گہرے سمندر پر چھائی ہوئی ہوں۔ جس میں لہروں پر لہریں اٹھ رہی ہوں اور ان سب کے اوپر بادل چھایا ہوا ہو جب انسان اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو باوجود کوشش کے اسکو نہیں دیکھ سکتا اور جسے اللہ نور نہ دے اسے کہیں سے بھی نور نہیں مل سکتا ÷

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مومن اگر چاہے تو اپنے ہر دنیوی کام کو بھی دینی رنگ دے سکتا ہے

——— فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان ———

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-

جس طرح انسانی ارادے بدلتے رہتے ہیں اسی طرح

انسانی اعمال بھی اکثر بدلتے رہتے ہیں

میں نے پرسوں کی مجلس میں بتایا تھا کہ انسان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنے تمام کاموں میں اس بات کو مدنظر رکھے کہ جب کوئی نیک خیال اس کے دل میں آئے تو وہ فوراً اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ انسان پر مختلف اوقات میں مختلف دور آتے رہتے ہیں ایک دور اس پر نیکی کا ہوتا ہے تو دوسرا دور اس پر بدی کا آ جاتا ہے اس لئے جب اس پر نیکی کا دور آئے تو پیشتر اس کے کہ اس کا نیکی کا دور بدی کے دور سے بدل جائے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور اس بات کا منتظر نہ رہے کہ پھر جب اس کے دل میں نیکی کی تحریک ہو گی تو وہ اس پر عمل کرے گا۔ اس

تساہل اور غفلت کا نتیجہ

کبھی اچھا نہیں ہوا کرتا۔ بے شک انسان پر کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے کے مختلف دور آتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب طبعی تقاضوں کے ماتحت آتے ہیں مثلاً انسان جتنی دیر سوتا ہے وہ کوئی نیکی کا کام تو نہیں کر رہا ہوتا۔ وہ اپنے طبعی تقاضا کو پورا کر رہا ہوتا ہے اس میں شبہ نہیں کہ نیند بھی انسان پر خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ایسے مختلف وساوس سے بچانے اور اس کی بعض بری تحریکات کو دبانے کے لئے آتی ہے مگر وہ وقت انسان کے اپنے تصرف میں نہیں ہوتا اور اس کے ارادوں کا فقدان اس کے اپنے ارادہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ الٰہی حکمت کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان بعض دفعہ اپنی طبعی ضرورتوں کے وقت خالی الذہن بیٹھا ہوتا ہے مگر اس کے دل میں

نیکی کے خیالات

پیدا ہونے لگ جاتے ہیں اور یہ خیالات بھی اس کی مرضی سے نہیں آتے۔ بے شک جہاں تک کامل بندوں کا سوال ہے ان کے دنیوی کام بھی دینی ہی ہوتے ہیں مثلاً جب وہ سوتا ہے تو وہ جن خیالات کو اپنے دماغ میں لے کر سوئے وہی خیالات نیند کی حالت میں بھی اس کے دماغ میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔

علم النفس کے ماہرین

کہتے ہیں کہ انسان کے دماغ کے دو حصے ہوتے ہیں ایک سبجیکٹو مائنڈ SUBJECTIVE MIND اور دوسرا OBJECTIVE MIND دماغ کا ایک حصہ تو بیداری کی حالت میں کام کرتا ہے اور دوسرا حصہ گو بظاہر کام کرتا معلوم نہیں ہوتا مگر وہ پس پردہ کام کر رہا ہوتا ہے مثلاً ہم کوئی نئی چیز دیکھتے ہیں۔ فرض کرو ہم لیچی دیکھتے ہیں جس کو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا تو ہم دوکاندار سے پوچھتے ہیں اس کا نام کیا ہے؟ وہ کہتا ہے اس کا نام لیچی ہے ہم لیچی لے کر چکھتے ہیں تو اس کا ذائقہ ہمیں معلوم ہو جاتا ہے لیچی کھانے کے بعد ہم دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں تو نہ لیچی کا مزا ہماری زبان پہ رہتا ہے اور نہ اس کا نام ہمارے دماغ میں چکر لگاتا ہے بلکہ ہم لیچی کو کبھی یاد ہی نہیں کرتے لیکن دوسرے سال

جب لیچی کا موسم آتا ہے

اور ہم دوکان پر لیچیاں رکھی دیکھتے ہیں تو فوراً ہمارا دماغ کہہ اٹھتا ہے اس کا نام لیچی ہے اور اس کا ذائقہ اس قسم کا ہے حالانکہ ہم سال بھر سے اس کو بھول چکے تھے نہ ہم نے کبھی اس کے نام کی رٹ لگائی تھی اور نہ اس کے ذائقہ کے متعلق سوچا تھا مگر ادھر ہم نے لیچی کو دیکھا ادھر جھٹ ہمارے دماغ نے کہہ دیا کہ اس کا نام لیچی ہے اور اس کا مزا اس قسم کا ہے یہ یادداشت کس نے رکھی تھی یہ ہمارے سبجیکٹو مائنڈ SUBJECTIVE MIND نے رکھی تھی ورنہ ہمارا اوبجیکٹو مائنڈ OBJECTIVE MIND تو دوسرے کاموں میں لگا رہا تھا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے دماغ کے اس حصے کو جس کا نام علم النفس والے سبجیکٹو مائنڈ رکھتے ہیں اس طرح بنایا ہے جس طرح لائبریریاں ہوتی ہیں اور ان کے اندر ہر قسم کی کتابیں محفوظ رہتی ہیں اور جب کوئی شخص آ کر کتاب مانگتا ہے تو جھٹ اسکو نکال کر دے دی جاتی ہے اسی طرح جب ہمارے دماغ میں کوئی نیا خیال آتا ہے وہ ہمارے

دماغ کی لائبریری میں

محفوظ ہو جاتا ہے اور جب کبھی دوبارہ وہی خیال آتا ہے تو ہم اپنے دماغ کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں خیال لاؤ وہ جھٹ حاضر کر دیتا ہے جس طرح ایک مجسٹریٹ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سررشتہ دار کو بوقت ضرورت حکم دیتا ہے کہ فلاں مسل نکال لاؤ وہ جھٹ مسل نکال کر لے آتا ہے اسی طرح جب کوئی چیز ہماری آنکھوں کے سامنے آئے ہمارا دماغ اس لائبریری میں سے اس کا نام اور اس کا ذائقہ حاضر کر دیتا ہے اگر ہم سب پھلوں کا مزا کسی سے پوچھیں تو وہ سوائے اس کے کہ کسی کو کھٹا کہے گا اور کسی کو میٹھا اور کیا کہہ سکتا ہے مگر ہر چیز کی شیرینی الگ الگ ہوتی ہے گو عرف عام میں ان میٹھے پھلوں کو میٹھا ہی کہا جائے گا اور کھٹے پھلوں کو کھٹے ہی کہا جائے گا۔ لیکن جتنے میٹھے پھل ہیں اور جتنے کھٹے پھل ہیں ان کی شیرینی اور کھٹاس ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے مثلاً انار ہے آم ہے کیلا ہے سنگترہ ہے لیچی ہے اور اسی قسم کے بیسیوں پھل ہیں جن کو میٹھا کہا جاتا ہے ان سب پھلوں کے متعلق باوجود اس کے کہ ان کو منہ میں نہیں ڈالا جاتا صرف آنکھوں سے دیکھ کر ہی ہمارا ذہن ہر ایک کے متعلق کہتا جاتا ہے کہ

اس کی شیرینی اس قسم کی ہے

اور اس کی اس قسم کی۔ اور یہ یادداشت اس وقت کی ہمارے دماغ کی لائبریری میں محفوظ ہوتی ہے جبکہ ہم نے پچھلی دفعہ یہ پھل کھائے تھے اسی یادداشت سے ہم بغیر کھائے صرف آنکھوں سے دیکھ کر یا اس کا نام سن کر جھٹ ان کی شیرینیاں معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ ہم کس طرح معلوم کر لیتے ہیں یہ اس طرح کرتے ہیں کہ یہ یادداشت ہمارے دماغ کے اندر جو محفوظ لائبریری ہے اس میں سے ہمارے دماغ میں آ جاتی ہے۔ گو آم شیریں ہوتا ہے اور کیلا بھی شیریں ہوتا ہے لیکن اگر کسی شخص کو ایک گھونٹ کیلے کے رس کا دیا جائے اور ایک گھونٹ آم کے رس کا دیا جائے تو وہ جھٹ بتا دے گا کہ یہ رس کیلے کا ہے اور یہ رس آم کا ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ ان کی مٹھاس الگ الگ ہوتی ہے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیوی کاموں کو بھی دینی رنگ دینے کی کوشش کرو

"تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدّ و جہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

اسی طرح اگر کسی شخص کو کیلے اور ناشپاتی کے معاون کا رنگ الگ الگ کر بلاؤ تو باوجود اس کے کہ ان دونوں کی شیرینیوں میں باریک فرق ہے۔ لیکن وہ جھٹ بتا دے گا کہ یہ فلاں پھل کا شربت ہے اور یہ فلاں کا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی آدمی کا حلیہ بیان کرے کہ اس کا ناک اس قسم کا ہے۔ نقشے اس قسم کے ہیں۔ سر اس قسم کا ہے اور اس کے بعد پوچھے بتاؤ وہ کون ہے تو اس طرح کیا پتہ لگ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہی شخص جس کا حلیہ بتایا گیا تھا آنکھوں کے سامنے آجائے تو جھٹ بتا دیا جائے گا کہ یہ فلاں ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ امتیاز کی طاقت انسان کو دی گئی ہے۔

انسان کو امتیاز کی طاقت بخشی ہے

انسان کا سبجیکٹو مائنڈ پس پردہ بیدار رہتا ہے۔ اسی طرح جب انسان سوتا ہے تو اس کا سبجیکٹو مائنڈ بیدار ہوتا ہے اور گذرے ہوئے واقعات اور خیالات اس کے دماغ کے اندر چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اسی لئے بعض اوقات انسان ایسی خوابیں دیکھتا ہے جو ماضی بعید کے واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ حالانکہ سونے سے پہلے وہ خیالات اس کے دماغ میں نہیں ہوتے۔ انسان کو جب تیز بخار ہوتا ہے تو وہ بعض اوقات بیسیوں ایسی باتیں کرتا ہے جن کو وہ عرصہ سے بھول چکا ہوتا ہے اور وہ کئی آدمیوں کے نام لے کر پوچھتا ہے کہ فلاں کہاں ہے اور فلاں کہاں ہے۔ جو لوگ اس کے پاس اس وقت بیٹھے ہوتے ہیں سو اس کے گذشتہ حالات اور واقعات سے بے خبر ہوتے ہیں وہ اس کی اس قسم کی باتوں پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں یہ بخار کی تیزی کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے لیکن جو لوگ اس کے گذشتہ حالات اور واقعات کو جانتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ یہ جس آدمی کا نام لے رہا ہے یہ فلاں سنہ میں فلاں شہر میں اس کا ہمسایہ تھا یا اس کا افسر تھا۔ یہ سب اسی امر کے ماتحت ہوتا ہے کہ اس کا سبجیکٹو مائنڈ بیدار ہوتا ہے اور گو اس کا بیداری کی حالت والے دماغ کا حصہ یعنی آبجیکٹو مائنڈ اس وقت معطل ہوتا ہے لیکن اس کے دماغ کی لائبریری ان باتوں کو نکالتی رہتی ہے۔

فرانس کا ایک واقعہ ہے

کہ وہاں ایک نوجوان لڑکی کو جب دورے پڑا کرتے تھے تو وہ نہایت اعلیٰ جرمن زبان بولتی تھی۔ حالانکہ ہوش کی حالت میں اس کو جرمن زبان کا ایک لفظ بھی نہ آتا تھا اور لوگوں کو اس کی زبان سے جرمن زبان سن کر سخت تعجب ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ اس پر مریم کی روح یا عیسیٰ کی روح نازل ہوگئی ہے۔ مگر علم النفس کے ماہرین نے اس کے متعلق تحقیقات کی تو انہیں معلوم ہوا کہ جب یہ لڑکی ڈیڑھ یا دو سال کی تھی تو اس کی والدہ ایک جرمن پادری کے پاس ملازم تھی وہ پادری گرجا میں جانے سے پیشتر اپنی تقریر یاد کرتا رہتا تھا تاکہ گرجا میں لوگوں کے سامنے تقریر کرتے وقت تقریر میں کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔ اور یہ لڑکی اس کے نزدیک پنگھوڑے میں پڑی ہوئی تھی اور اس پادری کی تقریر کو سنتی رہتی تھی۔ وہی تقریر جو پادری یاد کیا کرتا تھا۔ جب لڑکی کو دورے پڑتے تھے تو اس کی زبان پر جاری ہو جاتی تھی۔ اسی طرح جب انسان سوتا ہے تو اس کے جاگنے کے وقت کی باتیں اس کے دماغ کے اندر دہرائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ

سچی اور جھوٹی خواب میں فرق

نہیں کر سکتے اور دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو کچھ دیر خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی کر لیا کرو۔ اور قرآن مجید کی تینوں آخری سورتیں اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اور ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھ لیا کرو کہ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اس دعا میں یہی حکمت ہے

کہ انسان چونکہ دن بھر اپنے آبجیکٹو مائنڈ کو دنیوی کاموں میں لگائے رکھتا ہے اس لئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ تاکہ تمہارا دھیان اور تمہارے خیالات کی رو نیکی کی طرف ہو جائے اور تمہارے خیالات اچھے ہو جائیں۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ گو نیند میں بعید زمانہ کے خیالات بھی آ جاتے ہیں۔ لیکن اکثر قریب ترین خیالات ہی آ سکتے ہیں اس لئے اگر کوئی شخص تینوں قل پڑھ کر اور دعا مانگ کر سوئے گا تو اس کے خیالات کی رو نیکی کی طرف ہو جائے گی اور وہ خود تو سو رہا ہوگا لیکن اس کا سبجیکٹو مائنڈ کام کر رہا ہوگا۔ اور انسان کے دماغ میں نیکی کے خیالات آتے رہیں گے۔ پھر

انسان کے بعض طبعی تقاضے

ہوتے ہیں۔ مثلاً پاخانہ کے وقت انسان کو بیکلی سی ہوتی ہے اور انسان کا دماغ ادھر متوجہ ہوتا ہے اس لئے آپ نے فرمایا پاخانہ جاتے وقت فلاں دعا پڑھ لیا کرو۔ گویا تم تو دوسرے کام میں مصروف ہوگے مگر یہ دعا تمہارے سبجیکٹو مائنڈ میں چکر لگاتی رہے گی پھر آپ نے کھانا کھاتے وقت جاگتے وقت سفر پر جاتے وقت۔ غم کے وقت۔ خوشی کے وقت۔ آئینہ دیکھتے وقت۔ غرض انسانی زندگی میں جتنے کام در پیش آتے ہیں ان کے کرنے کے وقت

دعاؤں کی تاکید کی

اور فرمایا ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ ورنہ تمہارا کام بے برکت ہو جائیگا۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت۔ حالانکہ انسان اس کو مار رہا ہوتا ہے بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کا حکم دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ذبح کرنے سے اس کے اندر شقاوت اور سختی پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے اس لئے بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کا ارشاد فرمایا۔ یعنی جو اس کا اور میرا پیدا کرنے والا ہے اسی کے حکم اور اجازت کے ساتھ میں یہ کام کرنے لگا ہوں اور اس لئے کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس چیز کو ہمارے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ (باقی)

امتحان رسالہ "راہِ ایمان" ۱۰ ستمبر کو منعقد ہوگا

تمام احمدی بچیاں اس امتحان میں شامل ہوں

ناصرات الاحمدیہ اور لجنات اماءاللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ "راہِ ایمان" مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا امتحان مورخہ ۱۰ ستمبر بروز اتوار منعقد ہوگا۔

رسالہ کا پہلا حصہ (۴۹ صفحات) دس سال سے کم عمر کی بچیوں کے لئے مقرر ہے۔ اور دس سال سے زیادہ عمر کی بچیاں پورے رسالہ کا امتحان دیں گی۔

تمام لجنات اماءاللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے ہاں تمام احمدی بچیوں کو اس امتحان میں شامل کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بچی بھی ایسی نہ رہے جو اس امتحان میں شامل نہ ہو۔

رسالہ "راہِ ایمان" ۱۰/ فی نسخہ کے حساب سے (ڈاک خرچ علیحدہ) شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

(از محترم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء)

برادرم عزیز چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم کی وفات پر جن بھائیوں اور بہنوں نے مجھے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط لکھ کر میرے اور میرے اہل وعیال کے صدمہ کو بہت حد تک قابل برداشت بنا دیا۔ انکو میں اپنی خرابی صحت کی وجہ سے فرداً فرداً تو جواب دینے کے قابل نہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا میں تمام ایسے بھائیوں اور بہنوں کا جنہوں نے ہمیں خطوط لکھے ہیں یا اگر نہیں لکھ سکے لیکن ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ تمام احمدی بھائی اور بہنیں جہاں عزیزم مرحوم ومغفور کے لئے بلندئی درجات کی دعا فرمائیں۔ وہاں یہ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کی بیوہ و بچوں کا خود کفیل اور نگران ہو۔ اور مجھے بھی اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دین کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین

(خاکسار اسد اللہ خاں بیرسٹرایٹ لاء ۳۲۔ ایبگن روڈ۔ چھاؤنی لاہور)

۱۳۸۰ھ ہجری بھی گذر گیا!

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

اشتہار فرمانِ مصطفوی

چند دن قبل میں اپنے پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا کہ ان میں سے ایک اشتہار بعنوان "فرمانِ مصطفوی" ملا۔ اس کا دوسرا نام "وصیت نامہ" ہے اور اس پر تاریخ اشاعت ۱۳۵۱ھ ہجری درج ہے۔ میں نے یہ اشتہار اپنے طالب علمی کے زمانہ سے ہی سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اس اشتہار کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

"بعد درود و سلام بر پیغمبر انام مدینہ منورہ شیخ احمد خادم فرماتے ہیں کہ:۔

جمعرات کے روز روضۂ اقدس میں تلاوت قرآن شریف کر رہا تھا کہ یکایک نیند آ گئی۔ اور بشارت خواب میں نور جمال جناب مصطفےٰ احمد دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اے شیخ احمد میں خدا تعالےٰ عزوجل سے بہت شرمندہ ہوں کہ میری امت نیک کام نہیں کرتی ہر وقت گناہ کے کام میں مصروف ہے اس سبب سے میں خداوند کریم اور فرشتوں کو منہ نہیں دکھا سکتا ایک جمعرات سے دوسری جمعرات تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار مسلمان گناہ کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ میں گناہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ان غریب مسکین پر رحم نہیں کرتے ہر وقت صبح سے شام تک گناہوں میں گرفتار رہتے ہیں۔ نیک کاموں کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہر وقت بدی کے کاموں میں دل وجان سے کوشش کر رہے ہیں۔ شراب خوری۔ زناکاری غیبت۔ فسق و فجور۔ جھوٹ بولتے۔ مال حرام کھاتے۔ بیاج کھاتے ہیں۔ نیکی نہیں کرتے اور زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں۔ یہ وصیت نامہ اس نے خدا پر توکل کر کے ہر ایک ملک میں پہونچا دے تاکہ میری امت گناہوں سے محفوظ رہے۔ ان کی بدخصلتوں سے میں بہت شرمندہ ہوں کہ ان پر طرح طرح کے عتاب خداوند کریم اتارتا ہے آخر کو توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ اس لئے شیخ احمد میری امت سے کہدے۔ میں خدا سے معافی چاہتا ہوں کہ زمانے میں لوگ بہت غفلت میں رہتے ہیں دین اسلام میں ہو کر غرور میں پھرتے ہیں۔ عنقریب وقت آیا ہے کہ عورتیں اپنے شوہر دل سے بیزار ہو کر اپنے ارادوں کے مطابق کام کرنے لگیں گی۔ اور بے حکم شوہر جدھر چاہے جانے لگیں

. . . .

. . . ۱۳۵۲ھ ہجری میں ایک ستارہ آسمان پر طلوع ہوگا دن ایک دن دکھائی نہ دے گا بعد ازاں مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہوگا۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا ۱۳۸۰ھ میں قرآن شریف لوگوں کے سینہ سے نکل جائے گا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ دجال پیدا ہوگا اس لئے آخری وقت خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ اے شیخ احمد میرا * وصیت نامہ کی نقل کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچائے گا۔ اُس کو خداوند کریم اجر عظیم اور جنت میں محل دے گا۔ جو یہ وصیت نامہ دوسرے شہر میں نہ پہنچائے گا اُس کو میری شفاعت نہ ہوگی۔ جو لکھ نہیں سکتا دوسرے سے لکھوا کر پہنچا دے۔ جو نہیں پہنچا دیگا گنہگار ہوگا۔ اس کے گناہ نہ بخشے جاویں گے اگر کوئی غریب لکھے گا تو غنی ہوگا اگر قرضدار ہوگا۔ تو اس کا قرض دور ہو جائے گا۔ جو لکھنے سے انکار کرے گا۔ اس کا منہ کالا ہوگا۔ میں شیخ احمد ایمان سے کہتا ہوں کہ خدا کی قسم یہ وصیت نامہ صحیح ہے۔ اگر جھوٹ ہوگا تو مجھے خداوند کریم کافر کر کے مارے گا۔ نبی صلعم پر درود اور اُس کے آل اصحاب پر ہر مومن مسلمان درود پڑھے۔ والسلام فقط

(شیخ جہانگیر عالم انارکلی لاہور)

* (جو شخص یہ وصیت نامہ پہنچاوے [illegible])

آمد مسیح موعود کی پیشگوئی

احادیث نبویہ میں ایک مہدی اور مسیح کے ظہور کی بشارت پائی جاتی ہے۔ ان احادیث کی بیان کردہ علامات کا جائزہ لے کر علماء اسلام نے اس "مہدی اور مسیح" کے ظہور کو چودھویں صدی ہجری سے متعلق قرار دیا اور مسلمانوں کا سواد اعظم تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے آغاز سے" اس مہدی و مسیح" کے ظہور کے لئے چشم براہ رہا۔ چنانچہ "حدیث مجدد" کی تشریح و توضیح بیان کرتے ہوئے نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال نے تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں لکھا:۔

(ا) "در سر مائتہ چہار دہم کہ دہ سال کامل ازاں باقی است۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند" (حجج الکرامہ ص۱۳۹)

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس کو ابھی پورے دس سال باقی ہیں۔ اگر مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔

نیز مہدی کے ظہور کی مدت کا اندازہ بیان فرماتے ہوئے چودھویں صدی کے آغاز میں تحریر فرمایا کہ

(ب) "اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا تیرھویں میں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی تو مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالےٰ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں"

(اقتراب الساعۃ ص۲۲۱)

ظہور مہدی و مسیح موعود

احادیث اور بزرگان سلف کے اندازوں کے مطابق عین چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں وہ "مہدی معہود و مسیح موعود" قادیان کی مقدس بستی میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ ۱۸۹۰ء بمطابق ۱۳۰۷ھ ہجری میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے باذن الٰہی اعلان فرمایا کہ میں اس صدی کا مجدد و مہدی اور مسیح ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(ا) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (اربعین)

نیز فرمایا ؎

(ب) وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان سے آپ کی تائید میں نشان ظاہر فرمائے۔ مگر . . . . آپ کی تکذیب و تکفیر کی گئی اور اپنے مزعومہ عقائد کے بل بوتے پر لوگ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے رہے۔ مگر کوئی مسیح آسمان سے نازل نہ ہوا اور وہ حسرت و یاس کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تاوقتیکہ ۱۳۵۱ھ ہجری پہونچ گیا۔

وصیت نامہ

۱۳۵۱ھ ہجری میں متذکرۃ الصدر اشتہار بعنوان "فرمانِ مصطفوی" کثرت سے شائع اور تقسیم کیا گیا مشیخ احمد کے خواب کا سہارا لے کر ۱۳۸۰ھ ہجری کا انتظار رہا۔ کہ شاید اس وقت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو جائیں۔ مگر افسوس یہ سال بھی یونہی گذر گیا ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

نہ کوئی مسیح نازل ہوا۔ اور نہ کوئی مہدی ظاہر ہوا۔ اور اب ہم ۱۳۸۱ھ ہجری کے دوسرے ہفتہ میں ہیں۔

لمحۂ فکریہ

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ سوچیں کہ چودھویں صدی بھی ختم ہونے کو ہے۔ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس صدی کے مجدد۔ مہدی اور مسیح نہیں تو اس صدی کا مجدد کہاں ہے؟ اور کہاں ہیں وہ مہدی و مسیح جن کے ہم احادیث نبویہ کی بناء پر اس صدی میں منتظر تھے؟ آخر یہ صدی مجدد سے کیوں خالی رہی؟ جبکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہر صدی میں پورا ہوتا آیا۔ اگر وہ خالی الطبع ہو کر اس مسئلہ پر غور کریں گے۔ نیز خدا تعالےٰ کی طرف راغب ہوں گے۔ تو انشاء اللہ العزیز حق و صداقت ان پر منکشف ہو جائے گی۔ اور اُن کو اس صدی کے مجدد۔ مہدی اور مسیح کی شناخت اور اس پر ایمان لانے کی توفیق مل جائے گی۔ . . . .

. . . .

. . . .

اور پھر ان کے اندر انتظار کی بجائے۔ خدمت دین اور اشاعتِ اسلام کا سچا جذبہ پیدا ہو جائیگا۔

وعدہ کا ایفاء ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا دین کے لئے جان، مال اور عزت سب کچھ قربان کروں گا۔ اس کا چندہ نہ ادا کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں۔" (خطبہ جمعہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء)

جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ تحریک جدید $\frac{27}{17}$ ادا نہیں کر سکے وہ جلد از جلد اپنے وعدہ کو پورا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

وصولی چندہ وقفِ جدید۔ سالِ چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

پیر سلطان احمد صاحب مظفر گڑھ ۰-۶
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " ۱۹-۶
راجہ فضل احمد صاحب کالا گجراں جہلم ۱۹-۶
حکیم شمیم حسین صاحب وزیر آباد (بلا تفصیل) ۲۵-۲۵
غلام محمد صاحب کھوکھر دھرم پورہ لاہور ۰-۲۵
سلیم الرحمٰن صاحب " ۰-۷
محمد سلیم صاحب " ۰-۴
محمد علی صاحب سندھو " ۰-۴
چوہدری محمد صدیق صاحب ڈھیلہ سیالکوٹ ۰-۶
بشیر احمد صاحب " ۰-۶
مستری محمد ابراہیم صاحب " ۰-۳
عزیز محمد صاحب " ۰-۵
محمود احمد صاحب بہاولپور ۰۶-۶
انور بیگم صاحبہ زوجہ محمد یعقوب صاحب
دار النصر جنوبی ۰-۳
چوہدری احسان الرحمٰن صاحب معہ برادران
باب الابواب ربوہ ۰-۷
قاضی شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک
۳۲ چاہ بور یالہ ۸۷-۳
مولوی عبد الباقی صاحب گنری سندھ ۵۰-۷
ولایت محمد طاہر صاحب " ۵۰-۶
میجر ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب کیمبل پور ۷۵-۶
اہلیہ صاحبہ " ۷۵-۶
چوہدری غلام نبی صاحب۔ بہاول نگر ۲۵-۶
شیخ محمد شریف صاحب بدو ملہی اوکاڑہ ۱۲-۶
قریشی عبد القادر صاحب " ۲۵-۶
شیخ مشتاق احمد صاحب " ۱۲-۶
شیخ فضل دین و عبد الحکیم صاحبان ۰-۵
میاں عبد الوہاب صاحب " ۱۲-۶
میاں حمید الدین صاحب " ۵۰-۶
ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب " ۰-۷
اہلیہ شیخ نذیر احمد صاحب " ۱۲-۶
چوہدری شریف احمد صاحب " ۰-۷
شیخ ارشاد احمد صاحب " ۰-۲
شیخ گلزار احمد صاحب " ۰-۳
شیخ ناصر احمد ابن شیخ فضل محمد صاحب " ۰-۶

شیخ سعید احمد صاحب اوکاڑہ ۲۵-۶
شیخ مبشر احمد ابن شیخ نذیر احمد " ۲۵-۶
چوہدری عبد القادر صاحب " ۰-۱۲
میاں دین محمد صاحب " ۵۰-۶
مولوی نور الدین صاحب " ۰-۶
ڈاکٹر عنایت علی صاحب " ۰-۴
شیخ محمد اقبال صاحب " ۰-۴
ناصر احمد صاحب ابن شیخ عبد القادر صاحب " ۰-۶
چوہدری مبارک احمد صاحب دار النصر ربوہ ۰-۶
عبد الماجد صاحب معہ اہل و عیال۔ سیالکوٹ ۰-۱۲
غلام علی صاحب چاول فروش لائلپور ۰-۸
محمود احمد صاحب " ۰-۳
محمد یعقوب صاحب رسالپور ۰-۱۰
کیپٹن ثروت احمد صاحب " ۰-۵
ستار احمد صاحب دوالمیال ۰-۳
عبد اللہ ولد فتح دین صاحب چیچہ وطنی ۱۲-۶
چوہدری نذیر احمد صاحب " ۵۰-۱۲
اہلیہ صاحبہ " ۵۰-۶
چوہدری محمد علی صاحب " ۱۲-۶
نور احمد صاحب معہ اہل خانہ " ۰-۵۲
چوہدری محمد شریف صاحب $\frac{206}{\text{مراد}}$ بہاول نگر ۰-۹۷
علی شیر صاحب $\frac{169}{}$ مراد " ۴۰
چوہدری نور الدین صاحب چیچہ وطنی ۰-۶
عبد العزیز صاحب " ۶۰
محمد عبد اللہ صاحب سنجر چانگ (بلا تفصیل) ۲۹۰
غلام محمد صاحب پوتہ (گنج مغلپورہ) " ۶۲-۳۰

درخواست دعا

خاکسار بعض کاروباری مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو ان تمام مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

(غلام رسول مہر دار النصر ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ زعماء کرام اور زعماء اعلیٰ صاحبان سے گذارش ہے کہ اس امر کی ابھی سے تحریک شروع کر دیں کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ انصار شرکت فرمائیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس اجتماع کی افادیت کے پیشِ نظر انصار کے علاوہ بہت سے خدام بھی اس میں شریک ہوتے ہیں جب خدام کو بھی اس بابرکت اجتماع سے فائدہ اٹھانے کا احساس ہے تو انصار کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مرکزی اجتماع میں شریک ہوں اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

نیز زعماء/زعماء اعلیٰ صاحبان سے گذارش ہے کہ مقامی مجلس عاملہ کی امداد سے وہ نجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ اور آئندہ تین سال کے لئے صدارت کے لئے مجوزہ اسماء سے دفتر اوّل مرکز کو جلد مطلع فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تمباکو: ۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔" (فتاویٰ۔ بحوالہ البدر ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے وظائف

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال سالانہ اجتماع سے قبل اطفال الاحمدیہ کا دینی اور تاریخی معلومات کا امتحان منعقد ہوتا ہے۔ اس امتحان میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کے لئے سکول کی پوری اور نصف فیس بطور وظیفہ انعام میں دی جاتی ہے۔ اس سال ان شاء اللہ ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات یہ امتحان انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں ہوگا۔ ان کے لئے نصاب اور شرائط حسب ذیل ہوں گی ـــــ عمر نو سال تا ۱۵ سال

کتب: مشعل راہ المومنین، چالیس جواہر پارے

احمدیت سے متعلق عقائد، مسائل اور تاریخی معلومات

پاکستان سے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات

تبلیغ بیرون پاکستان و جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

تحریری امتحان ۲۶ اکتوبر کو ہوگا اور باقی امتحان ۲۸ اکتوبر کو بوقت صبح ہوگا

بچوں کو ابھی سے اس امتحان میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اسلامی شعار ـ پردہ: حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔" (خطبہ ۱۹۵۲ء)

سچائی: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشاید رہے را

مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا (خاتمہ ازالہ اوہام حصہ دوم)

تمباکو نوشی وغیرہ: حضرت مسیح موعودؑ پان حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے" نیز فرمایا:۔ "یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔" (البدر ۱۹۰۲ء)

نماز باجماعت: سوال ہوا کہ جہاں ایک دفعہ نماز ہو جاوے وہاں اسی نماز کے واسطے دوبارہ جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں ـــــ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔ "اس میں کچھ حرج نہیں۔ حسب ضرورت دوبارہ جماعت بھی ہو سکتی ہے۔" (بدر ۱۹۰۷ء)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۳۴ میں میاں عزیز اللہ ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منٹگمری ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۸/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عزیز اللہ ہیڈ کلرک سنٹرل جیل منٹگمری ۲۸/۷/۶۱
گواہ شد:۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد اسلام آباد منٹگمری ۲۸/۷/۶۱
گواہ شد:۔ ملک منصور احمد خاں سیکرٹری وصایا مسجد احمدیہ منٹگمری مکان نمبر ۱۹۲ B-I-S-4

نمبر ۱۶۲۳۵ میں مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایل پلاٹ ڈاکخانہ سرسنگھ نمبر ۵۳ براستہ پتوکی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ بطور منقولہ جائیداد مجھے خاوند کی طرف سے حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کے بدلے زیور طلائی حسب ذیل ملا ہوا ہے۔ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی مبلغ ۱۳۰/- روپے باقی نقد ۱۷۰/- روپے کل مبلغ ۳۰۰/- روپے ادا ہو چکے ہوئے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ کروں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا حاصل کروں یا آمدنی کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کروں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

دستخط الامۃ۔ مجیدہ بیگم بقلم خود
گواہ شد۔ بشیر الحق ولد سراج الحق بقلم خود سیکرٹری مال۔
گواہ شد:۔ غلام احمد بقلم خود ولد نبی بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایل پلاٹ
دستخط خاوند:۔ محمد صدیق بقلم خود ولد نبی بخش

نمبر ۱۶۲۳۶ میں زین العابدین ولد میاں نبی بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایل پلاٹ ڈاکخانہ سرسنگھ نمبر ۵۳ براستہ پتوکی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ ادا کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس وصیت کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری جائیداد اس وقت صرف تیرہ کنال پانچ مرلہ ہے جس کی قیمت تقریباً مبلغ ۱۰۱۵-۶۲ روپے ہے جو فی الحال والدہ کی تحویل میں ہے نیز میں تا حال اس جائیداد سے کوئی مفاد حاصل نہیں کرتا۔ جب میری تحویل میں آئے گی تو اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

اس وقت میرا گذارہ زمینداره پر ہے اور میں بطور مزارعہ اپنی گذر اوقات کرتا ہوں۔ اس آمدنی جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور کاروبار کروں تو اس کی اطلاع وقتاً فوقتاً مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور آمدنی ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد زین العابدین ولد نبی بخش بقلم خود وصیت کنندہ
گواہ شد۔ بشیر الحق سیکرٹری مال ولد میاں سراج الحق
گواہ شد:۔ غلام احمد ولد نبی بخش بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایل پلاٹ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ نے بی اے کا امتحان دیا تھا۔ امتحان کے دوران میں بیمار ہوگئی جس کی وجہ سے انگلش کا پرچہ نہ دے سکی اب نتیجہ نکلا ہے۔ تمام پرچوں میں بفضل تعالیٰ کامیاب ہوگئی ہے سوائے اس پرچہ کے جس کا امتحان نہیں دیا گیا تھا۔ اب اس بقایا پرچہ کا امتحان یکم ستمبر کو لاہور میں ہوگا۔ اس کی کامل کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرے شوہر نے کپڑے کی دکان کھولی ہے۔ دکان کی کامیابی اور رزق کی کشادگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الحفیظ دختر شیخ محمد اسحاق مرحوم)

نوٹ:۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔ (مینیجر الفضل)

۲۔ محترم برادرم خواجہ عبدالمجید صاحب آف ڈیرہ دون (حلقہ جنوبی) کراچی کچھ عرصہ سے ذہنی پریشانیوں کے باعث علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے (ابن الرشید ہاشمی لاہور)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بچی رشیدہ نے امسال ایم۔ اے حساب ۳۲۸ نمبر لے کر فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے۔ الحمد للہ۔ میری طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین
(محمد حسین (کاہلوں) عربی ٹیچر گوجرانوالہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

لیڈر (بقیہ ص ۲)

حالانکہ آپ پہلے فرماتے ہیں کہ :-

"میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی۔ زندگی کے سارے مسائل ہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی و ذہنی ریاست سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جما دے گا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر ثابت ہوگا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی "جدتوں" کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے۔ پھر مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہوگا کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے......

......اگر یہ توقع صحیح ہے کہ ایک وقت میں اسلام تمام دنیا کے افکار، تمدن اور سیاست پر چھا جانے والا ہے تو ایسے ایک عظیم الشان لیڈر کی پیدائش بھی یقینی ہے جس کی ہمہ گیر و پر زور قیادت میں یہ انقلاب رونما ہوگا جن لوگوں کو ایسے لیڈر کے ظہور کا خیال سن کر حیرت ہوتی ہے مجھے ان کی عقل پر حیرت ہوتی ہے جب خدا کی اس خدائی پر لینن اور ہٹلر جیسے ائمہ ضلالت کا ظہور ہو سکتا ہے تو آخر ایک امام ہدایت ہی کا ظہور کیوں مستبعد ہو؟"

آج تک ایک "نبی" بھی ایسا نہیں ہوا کہ جس نے تمام دنیا پر اپنا سکہ جما یا ہو اس لئے جب وہ آپ کے خیال میں انبیاء سے بھی بڑھ کر کام کرے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو تو اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہدایت ملتی تھی مگر ایسی زبردست ہستی تن تنہا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر ہی تمام دنیا پر اپنا سکہ جما لے گی۔ اس سے تو ثابت ہوا کہ الامام المہدی اپنی ذات میں انبیاء سے بھی بڑی ہستی ہوگی کہ اس کو اپنے کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔

خیر اس بات کو چھوڑیئے آپ اپنے انہی ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ

"اس کی "جدتوں" کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے"

یعنی الامام المہدی کی مخالفت سب سے پہلے مولوی اور صوفی ہی کریں گے۔ آپ ان لوگوں کو کیا کہیں گے جو مولوی اور صوفی الامام المہدی کے خلاف شورش برپا کریں گے وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کو جھٹلائیں گے یا نہیں؟ اور کیا اسی طرح مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوگا یا نہیں؟

کیا یہ شورش برپا کرنے والے مولوی اور صوفی کلمہ گو نہیں ہوں گے؟ کیا لاہور کے اس دینی اخبار کے مدیر محترم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ

"ایمان و اسلام کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے اور جس کی وضاحت اس کے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی وہ یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے وہ مومن ہے اور مسلم ہے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اس کلمے کا اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کافی ہے اسکے بعد معاملہ صرف اعمال کا رہ جاتا ہے اس پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

لیکن یہ الامام المہدی بیچ میں نمودار ہو کر کہتے ہیں کہ اب یہ کلمہ دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے کافی نہیں رہا۔ بلکہ اب الامام المہدی کے خلاف شورش برپا کرنے والے مولوی اور صوفی دائرہ اسلام میں داخل ہونا تو بڑی بات ہے الٰہی دین کے صریح دشمن ہیں"

(اخبار مذکور۔ آخری پیرا میں صرف نام کی تبدیلی کی گئی ہے)

فرمایئے آپ ایسے کلمہ گو مولویوں اور صوفیوں کو کیا کہیں گے۔ ایسے مولوی اور صوفی سیدھے جنت میں جائیں گے یا کہاں جائیں گے جو الامام المہدی کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے اس کی جدتوں کے خلاف شورش برپا کریں گے؟

پھر ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ یہ مولوی اور صوفی الامام المہدی کے خلاف جو شورش برپا کریں گے وہ کس قسم کی ہوگی ایسی شورش جو مولوی اور صوفی برپا کریں گے یقیناً یہی ہوگی کہ یہ شخص کافر مرتد اور واجب القتل ہے اور موجودہ طرز بیان میں یہ کہ اس شخص کو اور اسکے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ایکے خلاف فسادات کو ہوا دی جائے گی مولویوں اور صوفیوں کی شورش اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

یہاں ایک امر اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ متذکرہ بالا عالم دین فرماتے ہیں کہ الامام المہدی دعوے نہیں کرے گا۔ اور اگر وہ مامور بھی ہوگا تو خود اس کو بھی یہ خبر نہیں ہوگی کہ وہ مامور ہے بلکہ جب وہ کام کر کے دکھا کر فوت ہو جائے گا تو لوگ پکار اٹھیں گے کہ یہ تھا الامام المہدی۔ آپ فرماتے ہیں کہ مہدویت دعویٰ کرنے کی چیز نہیں بلکہ کر کے دکھا جانے کی چیز ہے۔ معلوم نہیں جب وہ دعویٰ ہی نہ کرے گا تو وہ ایسی جماعت اپنے گرد کس طرح جمع کر سکے گا جو اس کے طریق پر کام کرنے کے لئے تیار ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان عالم صاحب کا الامام المہدی کوئی بڑا جادوگر ہوگا۔ کہ صرف جادو سے اپنے ساتھی بنائے گا۔ اسلام کو تو اس میں ذرا بھی دخل نہیں ہوگا۔ بس جس طرف وہ نگاہ اٹھائیگا لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ اور اس کے اشارے پر ایٹم بم اور تمام قسم کے سامان ہلاکت خودبخود اس کی جیب میں آ پڑیں گے۔ آخر کوئی شخص اس دنیا میں اپنی پارٹی کے بغیر کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے اور اگر الامام المہدی بھی ایسی پارٹی بنائے گا تو اس پارٹی کی بنیاد کن اصولوں پر ہوگی۔ یہ عالم دین فرماتے ہیں کہ

"وہ (الامام المہدی) خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر (School of Thought) پیدا کرے گا"

اب جو شخص خالص اسلام کی بنیادوں پر مذہب فکر پیدا کرے گا لازم ہے کہ اس کو تمام اسلامی علوم پر عبور ہو۔ کم از کم اس کو قرآن و سنت اور حدیث ازبر ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب احادیث میں وہ "الامام المہدی" کے متعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبردست پیشگوئیاں پڑھے گا تو کیا وہ ان کا مطلب سمجھے گا یا نہیں۔ اور کیا اس میں اتنی سمجھ بھی ہوگی یا نہیں کہ وہ ان پیشگوئیوں کا اطلاق اپنی ذات پر کر سکے۔ یا اس کی نفی کر سکے۔ اگر نہیں ہوگی تو وہ کس طرح کا اجل عالم دین ہوگا جس کو اپنی بھی خبر نہیں ہو سکے گی ؎

پاؤں پڑتا ہے کہیں آنکھ کہیں پڑتی ہے
ان کو ہے سب کی خبر اپنی خبر کچھ بھی نہیں

خدا کی پناہ! ایسے شخص سے دین کے غلبہ کی توقع وابستہ کرنا جو اپنی ذات کے متعلق بھی احادیث کو سمجھ نہیں سکتا ایسا ہی ہے جیسا کہ رات کو دن سمجھ لیا جائے جو اپنی ذات میں خود اندھیرا ہی اندھیرا ہو اس سے تاریکیوں کو منور کرنے کی امید رکھنا کہاں کی اسلام پسندی ہے۔ اگر وہ بچارا اپنی ذات کے متعلق معلوم کرے کہ میں ہی الامام المہدی ہوں تو پھر عجب گومگو کا معاملہ درپیش ہو جائیگا۔ کیونکہ اگر اس نے دعوے کر دیا تو وہ اور اسکے ماننے والے بقول عالم مذکور پست خیال ٹھہریں گے اور اگر چپ سادھے تو یہ عالم ہوگا کہ ؎

گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

اور جب اس کے گذرنے کے بعد لوگ پکارنے لگیں کہ یہ تھا الامام المہدی تو وہ قبر میں سے جواب دے کہ ؎

مرنے کے بعد آئے ہو میرے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۱ء بروز دوشنبہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ناصر احمد صاحب پرویز پرواذی ایم۔ اے ابن مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج شعبہ مقامی اصلاح و ارشاد کا نکاح امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کے ساتھ پانچہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

درخواستِ دعا:-

خاکسار کے والد محترم چوہدری مظہر الدین صاحب بی۔ اے سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) تین چار روز سے کمر کے درد میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(منصور احمد مبشر ربوہ)